پروفیسر ہارون الرشید تبسم
لیکچرار انبالہ مسلم کالج سرگودھا

جمعیت کا سرفروش مجاہد حضرت خواجہ محمد صادقؒ

''میں آپ کا احسان مند ہوں'' یہ جملہ ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں اکثر ادا کرتے ہیں کچھ لوگ یہ جملہ رسماً بولتے ہوں گے لیکن ایسے احباب کی بھی کمی نہیں جو اللہ تعالیٰ کے احسان مند ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے بندوں کا شکریہ ادا کرنے میں بخل سے کام نہیں لیتے۔

حضرت مولانا خواجہ محمد صادق صاحب میرے محسن تھے۔ میں ان کا ہر سٹیج پر شکریہ ادا کرتا رہا ہوں' اپنے محسن کی خبر پر مجھے دلی دکھ ہوا۔ 12 فروری 2003ء بروز بدھ عید قرباں کے موقع پر حضرت قاری عبدالسمیعؒ کے وصال پر عید گاہ میں ایک دردناک آواز گونج رہی تھی ''آج ہم یتیم ہو گئے' آج ہماری آواز گنگ ہو گئی ہے۔ قاری عبدالسمیع کا وصال ایک عہد کا وصال ہے۔'' یہ آواز خواجہ محمد صادق کی تھی۔ کسے معلوم تھا کہ یہ آواز بھی 29 ستمبر 2004ء بروز بدھ ہمیشہ کے لئے خاموش ہو جائے گی۔

حضرت مولانا محمد صادق صاحبؒ نے لوگوں کو آواز دی تھی' بولنا سکھایا تھا' اسلام پر مرمٹنے کا سبق پڑھایا تھا' دوستوں کیساتھ تعلق نبھایا تھا' جمعیت علماء اسلام کو اپنے لہو سے سینچا تھا۔ میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خواجہ مرحوم کا احسانمند ہوں کیونکہ 1969 میں مجھے پہلی مرتبہ عوامی جلسہ سے متعارف کروانے کا تمام تر سہرا خواجہ محمد صادق کے سر ہے

قبلہ حضرت مفتی محمودؒ نے گلی نمبر 1 کوٹ فرید سرگودھا کے سامنے وسیع میدان جہاں آج کل گورنمنٹ انبالہ مسلم کالج ہے' میں ایک جلسہ سے خطاب فرمانا تھا۔ سٹیج سیکرٹری خواجہ مرحوم تھے دسویں جماعت کے طالب علم سے اتنے بڑے عوامی جلسے میں خطاب کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔ بہرکیف حضرت مفتی صاحب کی موجودگی میں اسلام اور دَورِ حاضر کے بارے میں اظہارِ خیال کرکے آگے بڑھنے کا موقع ملا۔ بعدازاں واٹر سپلائی روڈ کے بڑے عوامی جلسے سے بھی مولانا خواجہ محمد صادق صاحب نے مجھے تقریر کرنے کی سعادت بخشی۔ ان عوامی سطح کے اجتماعات نے مجھے کھل کر بولنے کا موقع فراہم کیا۔ 1972-1970 کے دوران گورنمنٹ کالج میں الیکشن اور تحریر و تقریر کی کامیابیوں پر خواجہ محمد صادق مرحوم کی مبارکباد موصول ہوتی رہی۔ خواجہ محمد صادق مرحوم نے مجھ ایسے بہت سے طفلانِ مکتب کو آگے بڑھنے کا سلیقہ سکھایا۔ ان کے والد حضرت مولانا خواجہ صالح محمدؒ سے میری شناسائی اپنے سسر الحاج محمد یونسؒ کی وجہ سے ہوئی۔ وہ جامع مسجد بلاک

1 میں تبلیغ دین کی خدمات کے حوالہ سے محتاج تعارف نہیں۔

حضرت خواجہ محمد صادق صاحبؒ 1939ء ٹانک ڈیرہ اسماعیل خان صوبہ سرحد میں شیخ الاتقیا حضرت مولانا محمد صالح محمدؒ کے ہاں پیدا ہوئے۔ حضرت مولانا صالح محمد قطب دوراں شیخ الحدیث والتفسیر کی خدمت کے لئے سرگودھا منتقل ہوئے تو خواجہ مرحوم بھی اپنے والد کے ساتھ سرگودھا تشریف لے آئے اور ابتدائی تعلیم حفظ قرآن حکیم کے بعد درس نظامی جامع عربیہ سراج العلوم میں مکمل کیا۔ ان کے اساتذہ میں قطب دوران شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب' حضرت مولانا محمد نور صاحب سابق مدرس دارالعلوم حضرت مولانا خدابخش سابق مدرس جامع امینیہ دہلی' جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا مفتی احمد سعید بابائے سرگودھا حضرت اقدس شیخ القراء حضرت مولانا قاری عبدالسمیع اور اپنے والد اسم بامسمی حضرت مولانا صالح محمدؒ ایسے اکابرین سے تعلم و تربیت کا شرف حاصل ہے اسی لئے ان شخصیات کا ان پر گہرا اثر تھا۔ 1953ء کی تحریک ختم نبوت میں جب مفتی محمد شفیع مولانا صالح محمد قاری عبدالسمیع صاحب کو پابند سلاسل کیا گیا تو تحریک کو سرگرم کرنے کے لئے خواجہ محمد صادق نے بھرپور جدوجہد کی۔ سرگودھا کے ہردلعزیز قانون دان مجاہد ختم نبوت جہانگیر سرور شیخ نے بتایا کہ وہ 1962ء سے مولانا محمد صادق کے ساتھ تعلق نبھا رہے ہیں۔ انہوں نے بجا کہا کہ مولانا صادق صاحب تقریباً 22 سال تک بلاک نمبر 26 کی جامع مسجد کے خطیب رہے راقم الحروف کے خیال میں خواجہ محمد صادق کی ذات میں سیمابی کیفیت تھی یہی وجہ ہے کہ 1969ء 1973ء' 1974ء 1977ء کی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا شاہینوں کے شہر میں یہ تحریکیں بہت منفرد ہیں۔ فرقہ وارانہ ہم آہنگی کا فقید المثال مظاہرہ ان تحریکوں میں دیکھنے کو ملا۔ ان تحریکوں میں اکثر و بیشتر جلوس مرکزی جامع مسجد بلاک نمبر 1 سے برآمد ہوا کرتے تھے۔ جب افغانستان میں اسلامی روایت پر مبنی حکومت قائم ہوئی تو مولانا سمیع الحق نے اسلامی فکر رکھنے والے دوستوں کے ساتھ افغانستان کا دورہ کیا تو سرگودھا سے خواجہ محمد صادق مرحوم' حافظ محمد عبداللہ' شاہین احسان مغل نے بھی قندھار اور ہرات کا تفصیلی دورہ کیا۔ ایک ملاقات میں شاہین احسان مغل نے بتایا کہ اس خیر سگالی کے دورہ میں خواجہ محمد صادق مرحوم نے وقت کی پابندی کا حرز جان نبھائے رکھا سائیکل کی سواری کو کبھی عار نہ سمجھا۔ الیکشن کے موقع پر MMA کے اجلاس ہوں یا جلسے سائیکل پر بروقت پہنچنا ان کی دلی لگن کا ثبوت ہے۔ الیکشن ہی کے موقع پر ایک ساتھی نے کہا کہ حضرت ہمیں فون کردیا کریں گاڑی پر آپ کو لے جایا کریں تو فوراً کہا کہ کیا کبھی کسی اجلاس' جلسہ یا جلوس میں میری غیر حاضری ہوئی تو ساتھیوں نے کہا کہ حضرت آپ کی ایک شخصیت ہے گاڑی ہونی چاہیے تو کہا کہ سائیکل پر بھی وہ شخصیت ہے جو گاڑی پر ہوگی۔ MMA ضلع سرگودھا کے بااختیار صدر ہونے کے باوجود عجز وانکساری ان کی شخصیت کا وصف رہی ملی یکجہتی کونسل ہو یا دفاع افغانستان پاکستان کونسل کی خدمات محتاج تعارف نہیں۔ وہ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی سیکرٹری مالیات تھے۔ سرگودھا میں جمعیت علماء اسلام کے جتنے اجتماعات ہوئے مولانا ان کی کامیابی کے لئے

دن رات سرگرم عمل رہے۔ میرے خیال میں انہیں جمعیت کا سرفروش مجاہد کا خطاب ملنا چاہیے۔

انہوں نے سیاست کے خارزار میں بھی اپنی اصول پسندی کو مجروح نہ ہونے دیا۔ سماجی حلقوں میں بھی ان کا مقام بہت بلند تھا جب گورنمنٹ انبالہ مسلم کالج بلاک 23 میں تھا تو انہوں نے کالج کے گیٹ کے سامنے ایک دوکان میں اپنا کاروبار شروع کیا۔ ان سے روبرو ملاقات کا شرف حاصل ہوتا رہا۔ ان کی گفتگو سے اندازہ ہوتا تھا کہ وہ ملی وقومی جذبہ کے کھرے انسان تھے انہوں نے سچ کو سچ کہا منافقت ان سے کوسوں دور تھی سرگودھا کی دینی تنظیموں میں انہیں ایک غیر جانبدار عالم دین کی حیثیت دی جاتی تھی وہ قومی اتحاد کے داعی تھے اتحاد المسلمین کے لئے ان کی خدمات ہمیشہ یاد آتی رہیں گی۔ سرگودھا میں قائم ہونے والی امن کمیٹیوں میں ان کی شمولیت ازبس ضروری سمجھی جاتی تھی۔

حضرت قبلہ مولانا شیر محمد مرحوم اور مولانا محمد طارق نعمانی ان کی خدمات کے ہمیشہ معترف رہے مولانا محمد طارق نعمانی صاحب تو انہیں اتحاد علماء کی علامت کے لقب سے یاد کیا کرتے ان کی گھن گرج تقاریر سے سب متاثر ہوا کرتے تھے مجھے ان کی موجودگی سے کمپیئرنگ کرکے اس لئے فخر ہوا تھا کہ ایک وہ وقت تھا کہ مولانا کمپیئرنگ کرکے مجھے خطاب کی دعوت دیتے تھے اور آج ان کا احسان مند انہیں خطاب کی دعوت دے رہا ہے۔ محترم شاہین احسان مغل جب ملے تو مولانا کے متعلق کوئی نہ کوئی معلومات فراہم کردیتے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ یکم جنوری 2004ء صبح کی نماز ادا کرتے ہوئے ان پر فالج کا حملہ ہوا۔ تقریباً ایک ماہ بعد انہیں افاقہ ہوا لیکن زبان پر اثر قائم رہا۔ اس کے باوجود پانچ وقت مسجد میں آکر نماز پابندی سے ادا کرتے اور جماعت کے اجلاسوں میں لاہور، اکوڑہ خٹک، ڈیرہ اسماعیل خان، چنیوٹ، چناب نگر کے تفصیلی دورے کرتے رہے۔ حتیٰ کہ فالج کے دوسرے حملہ سے چند گھنٹے قبل انہوں نے اکوڑہ خٹک کی جامعہ حقانیہ میں ختم بخاری شریف کی تقریب میں شرکت کے لئے ٹکٹیں بھی ریزرو کروالیں تھی۔ لیکن قدرت کو منظور نہ تھا انہوں نے ظہر کی نماز ادا کی اور حسب معمول تلاوت کی اور پھر آرام کے لئے لیٹ گئے۔ تو فالج کا دوسرا حملہ ہوا جو انتہائی شدید تھا۔ 29 ستمبر 2004ء بروز بدھ بعد عصر کی اذان کے وقت انتقال کرگئے۔ مرزا شاہین احسان مغل نے ان کی جدائی کی خبر پہنچانے میں انتہائی اہم کردار ادا کیا۔ خواجہ محمد صادق کے چاہنے والوں کا ایک جم غفیر امڈ آیا، ہر آنکھ اشکبار تھی کہ ان کا دوست ان کا مخلص ساتھی ان سے بچھڑ گیا۔ جمعیت علماء اسلام کے سربراہ MMA کے نائب صدر مولانا سمیع الحق نے نماز جنازہ پڑھائی۔ خواجہ محمد صادق مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹیاں اور چار بیٹے ودیعت فرمائے۔ ایک بیٹی اور بیٹے کے علاوہ باقی سب شادی شدہ ہیں۔ انکے فرزندان حبیب الرحمٰن، جمال عبدالناصر، حافظ محمد عبداللہ، حافظ محمد ثاقب اپنے والد کی طرف شریف النفس ہیں۔ خواجہ محمد صادق کے دونوں بھائی خواجہ حافظ محمد طارق اور خواجہ خالد محمود محبت کرنے والے نیک سیرت انسان ہیں اور اپنے مجاہد بھائی کی طرح اسلامی فکر کی ترویج کیلئے ہمہ تن مصروف عمل ہیں...... خواجہ محمد صادق کے انتقال سے سرگودھا ایک محب وطن عالم دین سے محروم ہوگیا ہے۔ ان کی کمی ہمیشہ محسوس ہوتی رہے گی۔